دعویٰ مسلمانی...... صداقت سے عاری

تحریر: محمد داؤد سلیم

انسان اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا ہے۔ کبھی اس نے لفظ "مسلم" کے معنی پر بھی غور کیا اور سوچا کہ یہ لفظ مجھ سے کس بات کا تقاضا کرتا ہے اور پھر سارا دن گزار کر سونے سے قبل اپنا احتساب بھی کیا کہ کیا واقعتاً میں مسلمان بھی ہوں کہ نہیں؟

میں انسانوں کی روش' طریقہ اور کردار دیکھ کر ان کی خدمت میں چند سطور لکھ رہا ہوں تاکہ وہ خود سوچیں کہ ہمارا دعویٰ کیا ہے اور ہمارا عمل و کردار اس دعویٰ کی تصدیق بھی کرتا ہے کہ نہیں ؟

اذان اور ہم

مسجد سے موذن کے اذان دینے کی آواز آتی ہے جس کے بارے میں ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

اذا سمعتم الموذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانه من صلی علی صلاة صلی الله علیه بها عشرا ثم سلوا الله لی الوسیلة فانها منزلة فی الجنة لا تنبغی الا لعبد من عبادالله و ارجو ان اکون انا هو۔ فمن سال لی الوسیلة حلت علیه الشفاعة (مسلم ج ا ص ۱۴۴)

جب تم موذن کے الفاظ سنو تو وہی الفاظ جو وہ کہتا ہے کہتے جاؤ' پھر مجھ پر درود پڑھو (یعنی اذان کے بعد) جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ پھر اللہ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو۔ وہ جنت میں ایک مقام ہے۔ یہ جگہ خدا کے بندوں میں سے ایک ہی بندے کے لئے موزوں ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہوں گا۔ پس جو شخص میرے لئے وسیلہ طلب کرے اس پر میری شفاعت حلال ہے۔

اذا قال الموذن اللہ اکبر ' الله اکبر فقال الله اکبر الله اکبر ثم قال اشهد ان لا الہ الا الله قال اشهد ان لا الہ الا الله ثم قال اشهد ان محمد رسول الله قال اشهد ان محمد رسول الله ثم قال حی علی الصلاۃ قال لا حول و لا قوۃ الا بالله ثم قال حی علی الفلاح قال لا حول و لا قوۃ الا بالله ثم قال الله اکبر الله اکبر قال الله اکبر الله اکبر ثم قال لا الہ الا الله قال لا الہ الا الله من قلبه دخل الجنة (مسلم ج ا ص ۱۶۷)

جب موذن اللہ اکبر کہے تم میں سے بھی ہر ایک اللہ اکبر کہے' پھر جب موذن اشھد ان لا الہ الا اللہ کہے تو تم بھی اشھد ان لا الہ الا اللہ کہو' پھر جب وہ اشھد ان محمد رسول اللہ کہے تم بھی اشھد ان محمد رسول اللہ کہو۔ پھر جب وہ حی علی الصلاۃ کہے تو تم لا حول و لا قوۃ الا باللہ (نہیں گناہ سے پھرنے کی اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے) کہو' پھر جب وہ حی الفلاح کہے تو تم لا حول و لا قوۃ الا باللہ کہو۔ پھر جب وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہو' پھر جب لا الہ الا اللہ کہے تو تم بھی لا الہ الا اللہ صدق دل سے کہو۔ جس نے صدق دل سے کہا وہ جنت میں داخل ہوا۔

پہلی حدیث میں وسیلہ کا ذکر آیا ہے جس سے مراد وہ دعا ہے جس میں وسیلہ کا ذکر آتا ہے۔ جیسے کہ خود نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

من قال حین یسمع النداء " اللهم رب هذه الدعوة التامة و الصلاة القائمة ات محمد الوسیلة و الفضیلة و ابعثه مقاما محمودا الذی وعدته" حلت له شفاعتی یوم القیامة (بخاری ج ا ص ۸۶)

جس شخص نے اذان سن کر کہا یعنی اذان کے بعد یہ دعاء پڑھی اللھم رب ھذہ الدعوۃ .... اے اس کامل دعا کے پروردگار! اور قائم کی جانے والی نماز کے پروردگار! تو محمد ﷺ کو وسیلہ عطا فرما اور بزرگی عطا کر اور انہیں مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے وعدہ کیا ہے۔ تو اس کے لئے قیامت کے دن میری

شفاعت حلال ہو گئی۔

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ مسلمانوں کی توجہ اس طرف مبذول کرواتی ہیں کہ جب اذان ہو تو آپ نے بھی اسی طرح کہنا ہے جس طرح موذن کہتا ہے۔ سوائے حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کے اور پھر پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجنا اور ان کے لئے خدا سے وسیلے کی دعا کرنا ہے۔ جو شخص ایسا کرے گا اس کے لئے حضور ﷺ کی شفاعت حلال ہو گی۔

مگر مسلمانی کا دعوی کرنے کے باوجود ہمارا یہ حال ہے کہ جب اذان ہوتی ہے تو کوئی گانے سننے میں' کوئی ٹی۔وی دیکھنے میں' ایک دوسرے کے ساتھ گپیں ہانکنے میں' دوسروں کو گالیاں دینے میں اور کھیل کود میں مشغول ہوتے ہیں اور جب ریڈیو یا ٹی۔وی پر اذان شروع ہو جائے تو ان کے چینل تبدیل کر کے اپنی من پسند چیزوں کو سننا اور دیکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیا ہمارا یہ کردار' عمل' طریقہ ہمارے دعوی مسلمانی کی تصدیق کرتا ہے یا تکذیب کرتا ہے؟ قبل اس کے کہ کوئی ہمارے اس دعوی کی تکذیب کرے۔ ہمیں اپنے گریبان میں جھانک کر اپنے دعوی کی صداقت کے لئے عملی مظاہرہ کرنا چاہیے۔

نماز اور ہم

اذان سننے کے بعد فرض نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور انسان نے وہ اہم فریضہ سرانجام دینا ہوتا ہے جس کا اس سے قیامت کے دن سے سب سے پہلے سوال ہو گا۔ جیسے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیامۃ الصلاۃ

قیامت کے روز سب سے پہلے حقوق اللہ میں نماز کا حساب لیا جائے گا۔ جو ہر بالغ عاقل مسلمان پر فرض ہے لیکن یہ وقت بھی ہم ویسے ہی گزار دیتے ہیں اور مسجدیں ویران و سنسان پڑی رہتی ہیں۔ بخلاف اس کے سینما گھروں' ویڈیو گیموں اور کھیل کے میدانوں میں بے تحاشہ رش ہوتا ہے۔

اے انسان! غور کر اللہ تعالیٰ نے تجھے بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں جن کو تو شمار نہیں کر سکتا جیسے خود اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها

اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے۔

اے انسان! تجھے خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے تمہیں لا تعداد ان گنت نعمتوں سے نوازا ہے اور پھر بھی تو اس کے داعی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نماز ادا نہیں کرتا۔ جس کا بیمار' مسافر' معذور انسان کو بھی ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسے کہ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل اعمی فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان یرخص له فیصلی فی بیته فرخص له فلما ولی دعاه فقال هل تسمع النداء قال نعم قال فاجب (مسلم ج ا ص ۲۳۲)

ایک نابینا شخص (عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے مسجد میں لانے والا کوئی شخص نہیں ہے پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اسے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی۔ پھر جب وہ واپس ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا: تو اذان کی آواز سنتا ہے؟ اس نے عرض کیا۔ ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تیرے لئے مسجد میں حاضر ہونا ضروری ہے۔

ہمیں رب کائنات نے بے شمار نعمتیں دی ہیں۔ مثلاً ہاتھ' آنکھیں' پاؤں' پانی' کھانا' اہل و عیال' دوست و احباب سبھی میسر ہیں۔ ذرا اس شخص کا حال دیکھیں کہ جس کی بینائی نہیں اور راستہ دکھلانے والا کوئی رہبر نہیں۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بھی اس کو نماز کی ادائیگی کا حکم دیتے ہیں اور وہ بھی مسجد میں آکر۔

بعینہ اس شخص کی حالت پر غور کریں جو پہاڑوں میں بکریاں چرا رہا ہے ہو سکتا ہے اس کے پاس پینے یا وضو کرنے کے لئے پانی بھی ہو یا نہ ہو مگر وہ نماز کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرتا تو رحمت خداوندی جوش میں آکر اس کے گناہوں کو ڈھانپ لیتی ہے اور اس کے نامہ اعمال سے گناہ مٹا کر اسے جنت میں داخل فرمائے گی۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

یعجب ربک من راعی غنم فی راس شظیة للجبل یوذن بالصلاة و یصلی فیقول الله عز و جل انظروا الی عبدی هذا یوذن و یقیم الصلاة یخاف منی و قد غفرت لعبدی و ادخلته الجنة (ابوداؤد)

تیرا رب بکریاں چرانے والے سے جو پہاڑ کی چوٹی پر بکریاں چراتا ہے خوش ہوتا ہے کہ وہ نماز کے لئے اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ ملائکہ اور ارواح مقربین سے فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کی طرف دیکھو! وہ اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا اور مجھ سے ڈرتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔

باجماعت نماز اور ہم

یہاں مسلمان پر نماز فرض ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا حکم بھی دیا ہے:

و اقیموا الصلاة و اتوا الزکوة و ارکعوا مع الراکعین (البقرة ۴۳)

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور کوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

خود نبی کریم ﷺ نے بھی باجماعت نماز ادا کرنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

و الذی نفسی بیده لقد هممت ان امر بحطب ثم امر بالصلاة فیوذن لها ثم امر رجلا فقوم الناس ثم یخاف الی رجال (و فی روایة لا یشهدون الصلاة) فاحرق علیهم بیوتهم والذی نفسی بیده و لو یعلم احدهم انه

یجد عرقا سمینا او مرماتین حسنتین لشهد العشاء

(بخاری ج ا ص ۸۹)

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ آگ جلانے کا حکم دوں پھر میں نماز کا حکم دوں اور نماز کے لئے اذان دی جائے پھر کسی کو امام مقرر کروں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے (یعنی ان لوگوں کو جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے) کہ مسجد میں چنی اور فربہ بکری یا گائے کے دو کھر مل جائیں گے تو وہ عشاء کی نماز کی تک حاضر ہو جائیں۔

اس حدیث میں نبی ﷺ نے عشاء کی نماز کا ذکر فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب انسان کاروبار کر کے تھکا ماندہ گھر لوٹتا ہے' بھوک اور تھکاوٹ شدت سے محسوس کرتی ہے۔ وہ کھانا وغیرہ بھی کھانا چاہتا ہے۔ جس کی بناء پر سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عشاء کی نماز ترک کر بیٹھتا ہے۔ حالانکہ دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اور نماز کی فرضیت یکساں ہے۔ اسی لئے نبی ﷺ نے عشاء کی نماز کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا۔ بلکہ فرمایا کہ فجر اور عشاء کی نماز منافقوں پر بھاری ہے۔

عن ابی بن کعب قال صلی بنا رسول الله ﷺ یوما الصبح فلما سلم قال اشاهد فلان ؟ قالوا لا' قال ان هاتین الصلاتین اثقل الصلوات علی المنافقین و لو تعلمون ما فیهما لا تیتموهما و لو حبوا علی الرکب (ابوداؤد)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو پوچھا کہ کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا " نہیں " آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دو نمازیں

(فجر اور عشاء) منافقوں پر تمام نمازوں سے زیادہ بھاری ہیں۔ اگر تم لوگوں کو ان دونوں نمازوں کا ثواب معلوم ہو جائے تو تم دوڑ کر اور گھٹنوں کے بل چل کر آتے۔

اندازہ کریں کہ نبی ﷺ نے باجماعت نماز کی کس قدر تاکید فرمائی ہے۔ خصوصاً صبح اور عشاء کی نماز میں حاضر نہ ہونے والوں کو منافقین کی جماعت میں شمار کیا۔ یہی وجہ تھی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لقد رایتنا و ما یستخلف عن الصلاۃ الا منافق قد علم نفاقہ او مریضا ان کان المریض لیمشی بین رجلین حتی یاتی بالصلاۃ

(مسلم ج ا ص ۲۳۹)

ہم نے دیکھا کہ منافق کے سوا کوئی شخص جن کا نفاق ظاہر ہو نماز باجماعت سے پیچھے نہیں رہتا تھا۔ یا بیمار اور بیمار بھی مسجد میں آتا تھا جو دو آدمیوں کے سہارے چلتا تھا۔

اے مسلمانو! ذرا غور کریں کہ ہم اس دعوی مسلمانی کی صداقت کے لئے کہاں تک عملی مظاہرہ کرتے ہیں۔ ہر محلے اور بستی میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمانی کا دعوی کرنے والے پائے جاتے ہیں مگر باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے چند افراد ہی موجود ہوتے ہیں۔ جو انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں۔ بعض مساجد تو ایسی بھی دیکھنے میں آتی ہیں جن میں باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے کسی نہ کسی ساتھی کو تلاش کرنا پڑتا ہے۔ اور دوسرا ساتھی نہ ملنے کی بناء پر مجبوراً اکیلے ہی نماز ادا کرنا پڑتی ہے۔

مسلمانو! اپنی حالت پر ترس کرو اور ہوش کے ناخن لو' احکام خداوندی کی بجاآوری میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہ کرو۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم ذلیل ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ہم نے جو دعوی ایمانی کیا اس کے عملی ثبوت پیش نہیں کر

باقی صفحہ ۵ پر